McGill University Library
3 103 078 072 0

This is a reproduction of a book from the McGill University Library collection.

Title: Fatāvā bar ‘aqa’id-i Vahābiyah va Dēobandiyah / murattabah Munshi La‘la K̲h̲ān.
Author: K̲h̲ān, Lāl.
Publisher, year: Barēlī : Ḥusnī Prēs, 1335 [1917 or 1918].

The pages were digitized as they were. The original book may have contained pages with poor print. Marks, notations, and other marginalia present in the original volume may also appear. For wider or heavier books, a slight curvature to the text on the inside of pages may be noticeable.

ISBN of reproduction: 978-1-77096-121-0

This reproduction is intended for personal use only, and may not be reproduced, re-published, or re-distributed commercially. For further information on permission regarding the use of this reproduction contact McGill University Library.

McGill University Library
www.mcgill.ca/library

IN DOMINO CONFIDO
GRANDESCUNT AUCTA LABORE
McGill
University
Libraries
Islamic Studies Library
341336 3

ISLAMIC STUDIES LIBRARY 14 JUIN 1984

AF25383

مقام اشاعت رضوی کتب خانہ بہاری پور بریلی

۷۸۶

ھذا بیان للناس وھدی و موعظۃ للمتقین

یہ بیان اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کیلیے ہے

مرتبہ جناب منشی محمد لعل خاں صاحب مرحوم مدراسی رضوی

نائب صدر انجمن اصلاح عقائد مدرسہ عثمانیہ اہلسنت وجماعت

فتاویٰ عقائد مذاہب آریہ و بت

ھ ۱۳

جس کو

87404

سید ایوب علی صاحب رضوی مہتمم رضوی کتب خانہ

بریلی نے اپنے صرف سے مولوی محمد حسنین رضا خاں صاحب

کے اہتمام سے

حسنی پریس بریلی میں طبع کرایا

ایس ایس ایچ خورشید عالم عرف چھوٹے میاں۔

معکوس رقم مصور و مورت و نقاش کمیر منشی حسنی پریس تحریر نمود

قیمت فی جلد

بار سوم ۵۰۰ جلد

کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی

نقل مضمون از افادات الاحمدیہ والافاضات الحنفیہ

از حضرت استاذی المکرم فخر الاذکیا راس جناب مولانا حافظ حاجی شاہ احمد حسن صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ باعث الاشیاء من العدم والصلاۃ والسلام علی حبیبنا وشفیعنا وسیدنا محمد المکرم وعلی آلہ وصحبہ الذین ہم اصحاب الفضل والکرم ارباب الجود والہمم اما بعد ارباب فہم وبصیرت پر یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مذہب سے دنیا میں کوئی چیز پیاری اور دلاری نہیں دنیا میں مذہب ہی ایک ایسی وقیع شئے ہے جس کے سامنے نہ مال و دولت کوئی چیز ہے نہ اعزہ واقارب کی کچھ حقیقت ہے حتیٰ کہ عاشقان مذہب فدایان ملت حنفیہ بیضا لاڈلی اولاد کی قربانیاں چڑھانے کو بھی اپنا فخر سمجھتے ہیں اور اپنے نور نظروں لخت جگروں کو اپنے سامنے دیکھتے دیکھتے نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھ گلا کٹا دیتے ہیں اور اف تک زبان پر نہیں لاتے اور اپنی جان دینا تو کوئی بات ہی نہیں ہمارے اسلاف عظام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب عرب کے ریگستان سے قدم باہر نکالا تو بڑی بڑی مصیبتوں اور بلاؤں کا سامنا ہوا اور قدم قدم پر اُن بزرگوارونکو دشواریاں نظر آئیں مگر دین میں مستحکم رہے ہر قسم کی آفتوں بلاؤں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے یہاں تک اُنھوں نے اپنی پیاری جانوں کی کچھ قدر و منزلت نہ کی اور اپنے گلے کٹوا کٹوا کر اپنے خون بہا بہا کر ملت حنفیہ غرا کی خوشنما باغ کو نہایت سرسبزی و ستھراپن کے عالم میں چھوڑا اور ان پودوں کو وہ ایسا محکم اور مستحکم کر گئے کہ ہزاروں باد مخالف کے زہریلے جھونکے کھائے لیکن کیا ممکن کہ اس کے کسی بیل بوٹے پر نشان گرد وغبار کا نمایاں ہو اور کسی برگ و بر پر افسردگی و پژمردگی کا اثر ہو۔ بیت۔ نہ کچھ تیزی چلی باد صبا کی۔ بگڑنے میں بھی زلف اسکی بنا کی

کیونکہ الحق یعلو ولا یعلی بعد زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے خداوند عالم نے خاص نوازشوں سے اپنی دین پاک کی حمایت کیلئے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو سچے حضرات مجتہدین کرام کو پیدا کیا ان بزرگوں نے بھی خوب ہی حق ادا کیا۔ اور ہم بے مایوں کے لئے قدرتی مشعلیں چھوڑ گئے کہ چاہے کوئی کیسا ہی سادہ لوح کور باطن ہو بھٹک نہیں سکتا اور اس نقش قدم پر چلنے والا یقیناً منزل مقصود پر پہنچیگا ان سب کے سردار چار بزرگوار ہوئے (حضرت سیدنا وسندنا

اماماناالاعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ۔ وجناب سیدنا وسندنا حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ وجناب سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ وجناب سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم ان بزرگواروں کو اوران کے مذاہب کو جو خدائے پاک کی عالیجناب ہیں وہ مقبولیت تامہ حاصل ہوئی کہ جو آجتک کسی کو نصیب نہ ہوئی حق یہ ہے کہ انھیں حضرات کا حصہ تھا بالخصوص ہمارے سرتاج جناب امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو شہرت اور مقبولیت عطا ہوئی وہ ان صاحبوں میں سے کسی کو نہ ملی۔ آج اس زمانہ میں بھی اکثر حصہ اسلام کا آپ ہی کا نام لیوا ہے اور آپ ہی کے نقش قدم پر چلنے والا ہے اور آپ ہی کے مذہب کو بہترین مذاہب قرار دیتا ہے لیکن یہ بھی سنت انبیاء ہی کہ خدا کے دوستوں کے کچھ نہ کچھ دشمن بھی ہوا کرتے ہیں تھوڑے دن کا عرصہ ہوتا ہی کہ ایک فرقہ وہابیہ پیدا ہوا۔ یہ فرقہ تمام ائمہ کا مخالف بالخصوص ہمارے آقا کا سخت دشمن ہوا بلکہ باوجود نص صریح لاتذکروا موتاکم الا بخیر کے برے بھلے کلمات سے یاد کرتا ہے۔ اس فرقہ کے زیادہ حالات لکھنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ان کے شر وفساد سے زمانہ گونج رہا ہے۔ ان کے بغض وعناد سے عالم گھبرا اٹھا ہے۔ ایک ادنی نمونہ یہ ہے کہ جب حضرت استاذی المکرم فخر الاذکیاء الزمن جناب مولنا حافظ حاجی شاہ احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے تو ان حضرات نے ازراہ چالاکی بند کمیشن کے ذریعہ سے بہت سارے سوالات بھیجے اور حضرت مولانا قدس سرہ العزیز کا اظہار کرایا لیکن موافق بیت چراغے را کہ ایزد بر فروزد + اگر کس تف زند ریشش بسوزد جناب مولنا رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود عدیم الفرصۃ وکثرت اشغال کے بہت ہی کم عرصہ میں بالبداہتہ اظہار دیے۔ اور ایسے دندان شکن جوابات دیے کہ ان حضرات کے دانت کھٹے ہوگئے۔ برادران اسلام حق یہ ہے کہ حضرت مولانا ہی کا حصہ تھا جو ایسے جوابات پاکیزہ تحریر فرماتی اور ہم بے بضاعتوں کو ہمیشہ کیلئے مایۂ عزت وناز عطا فرما گئے ہمارے پاس جناب مولنا کی نئی یادگار سوائے اس اظہار کے کوئی نہیں کہ ہمارے پریشان دلوں کو مطمئن کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال۔ غیر مقلدین جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں کب ظاہر ہوئے ہیں

جواب۔ نوے برس کے کچھ کم ہوا سنہ ۱۲۳۳ھ میں بسبب ضعف سلطنت کے ایک شخص نے کہ نام اسکا

اسمٰعیل[1] تھا ہندوستان کو دار الحرب قرار دیکر تقلید کو شرک بتا کر مقلدوں کو مشرک بنایا اور اس مذہب غیر مقلدی کو رواج دیا

سوال[۵] - اس سے پہلے سنیوں میں ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے اور سلاطین کس مذہب پر

جواب[۵] - سنی حنفی۔

سوال[۶] - سلطنت کی حالت قوت میں یہ فرقہ غیر مقلدین پیدا ہوا یا کب اور انھوں نے اپنا نام کیا رکھا اور کیا دعویٰ کیا اور مقلدین نے اسکا کیا نام رکھا۔

جواب - ضعف سلطنت میں پیدا ہوا۔ قوت سلطنت میں یہ فرقہ نہیں پیدا ہوا۔ اہلحدیث موحد اپنا نام رکھا۔ اہلسنت ہونیکا دعویٰ کیا مقلدین نے ان کا نام وہابی[۲] نجدی غیر مقلد۔ لامذہب نیا مذہب رکھا

سوال[۷] - اس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علمائے اہلسنت نے انکی تردید کی یا نہیں اور علمائے حرمین شریفین کے فتاوے اس مذہب کے بطلان میں آئے یا نہیں۔

جواب[۷] - ان کے رد پر مستعد ہوئے۔ اور کمر باندھی۔ اور علما حرمین شریفین کے فتاوے آئے۔ اور مطبوع بھی ہو گئے۔ اور ان پر مواہیر علماء کے بکثرت موجود ہیں۔

سوال[۸] - غیر مقلدین اہل سنت میں داخل ہیں یا مبتدع ہیں اگر مبتدع ہیں تو کس دلیل سے۔

جواب[۸] - اہلسنت میں داخل نہیں بلکہ مبتدع اور اہل اہوا ہیں اور دلیل اس کی قول طحطاوی حاشیہ در مختار جلد چہارم صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ مصر میں ہے۔ والمراد من الجماعۃ عند اہل العلم اہل الفقہ والعلم ومن فارقہم قدر شبر وقع فی الضلالۃ وخرج عن نصرۃ اللہ تعالیٰ ودخل فی النار لان اہل الفقہ والعلم ہم المہتدون المتمسکون بسنۃ محمد علیہ الصلاۃ والسلام وسنۃ الخلفاء الراشدین بعدہ ومن شذ عن جمہور اہل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فیما یدخلہ

[1] دیکھو فتاوی رشیدیہ صفحہ ۹ جو کوئی مولوی محمد اسمٰعیل کو کافر یا بدجانتا ہے وہ خود شیطان ملعون حق تعالیٰ کا ہے وسبیل انو للہ اصاف کرو۔ [۲] دیکھو فتاوی صفحہ سوال وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟ الجواب محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب الکا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور انکے مقتدی اچھے ہیں مگرہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے مسلمانو خود انصاف کرو کہ دیوبندی اور وہابی میں کیا فرق ہے جبکہ مفتی صاحب نے خود فیصلہ کیا ہے جو نہایت مشہور و معروف سرگروہ علمائے دیوبند میں ہیں ۱۲ اور علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختار میں فرماتے ہیں کہ جو شخص جمہور اہل فقہ و علم اور بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ ایسی چیز میں جا پڑا جو اسے جہنم میں لیجائیگی تو اے گروہ مسلمانان تم پر نجات پانیوالے گروہ اہلسنت والجماعت کی پیروی لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نگہبانی اور توفیق اہلسنت کی موافقت میں ہے اور اللہ تعالیٰ عزوجل کا چھوڑ دینا اور اس کا غضب اور اس کی ناراضی اہلسنت کی مخالفت میں ہے اور یہ نجات والا گروہ آج چار مذہبوں میں جمع ہے حنفی شافعی مالکی حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو ان چار سے باہر ہے جہنمی ہے ۱۲

فی النار فعلیکم معاشر المؤمنین باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باہل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وحفظہ وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم وہذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی مذاہب اربعۃ وہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمہم اللہ تعالےٰ ومن کان خارجاً من ہذہ الاربعۃ فی ہذا الزمان فہو من اہل البدعۃ والنار (انتہی بقدر الحاجۃ)

سوال - فرقۂ غیر مقلدین کیونکر مذاہب اربعہ اہلسنت والجماعت سے خارج ہیں جو بدعتی وناری ہوئے بلکہ وہ تو بلا تعیین چاروں امام کی تقلید کرتے ہیں:-

جواب - یہ صرف ان کا مغالطہ اور دھوکا دینا ہے۔ ان کا اصول یہ ہے کہ سوائے قرآن شریف اور احادیث شریف کے کسی کا قول حجت وسند نہیں ہے۔ اور قرآن شریف اور حدیث شریف کے فہم ادراک کیلئے چنداں علم درکار نہیں ہے۔ اسمٰعیل دہلوی اور صدیق حسن خاں وغیرہ ان کے بڑوں نے مقلدین کو مشرک لکھا ہے پس تقلید مطلق ان کے نزدیک کیونکر جائز ہوئی صرف ان کا یہ مغالطہ ہے کہ ہم مطلق ائمہ کے مقلد ہیں اتفاق ہونا کسی مسئلہ میں بدون قصد موافقت کے تقلید نہیں ہے۔

سوال [۱۲] - یہ تو بیان کیجئے کہ غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں۔

جواب - بہت سے ایسے مسائل ہیں منجملہ اُن کے یہ مسئلہ بھی ہے کہ تین طلاق کو ایک مجلس میں تین نہیں قرار دیتے۔ بلکہ اس عورت کو بے حلالہ طلاق دینے والے پر حلال سمجھتے ہیں۔ اور منجملہ ان کے یہ بھی ہے۔ کہ مقتدی کے رکوع میں شریک ہونے سے بدون پڑھنے فاتحہ کے وہ رکعت صحیح نہیں ہوتی بلکہ اُس رکعت کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔ اور منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ سر کی جگہ محض پگڑی کا مسح کرنا گو سر کے کسی جزء سے ہاتھ نہ چھوئے کافی ہے اور فرض ادا ہو جائے گا۔ اور منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے صفات کمالیہ کو اختیاری کہتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ کو اختیار ہے کہ جب چاہے .... جس چیز کو چاہے جان سکے چنانچہ اسمٰعیل دہلوی

87404

نے تقویۃ الایمان[1] کے صفحہ ۲ میں لکھا ہے۔ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہی کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔ اور منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ خداوند تعالیٰ کو منزہ مکان زمان جہت اور اثباتِ رویت بلاجہت و محاذات سے ماننا بدعت حقیقیہ ہے اگر ان امور کو ان کا معتقد دین سے سمجھے اور منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ حق تعالےٰ کو کاذب بامکان سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر خداوند تعالےٰ جھوٹ نہ بول سکے تو لازم آئے کہ مخلوق سے کم درجہ کا قادر ہو اور یہ بھی کہتے ہیں کہ نفی میں کمال جبھی ہے جب منفی پر وہ شخص کہ جس کی صفت نفی کے ساتھ کیجاتی ہے قادر ہو ورنہ یہ نفی صفت کمال نہ ہوگی۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ جھوٹ نہیں بولتا اور بخلاف خرس کے اور جماد کے کہ اُن کو نہیں کہا جاتا کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اس کی یہی وجہ ہے کہ خرس اور جماد جھوٹ بولنے پر قادر نہیں بخلاف حق سبحانہ کے اور اسی طرح کفریات بخلاف ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہیں۔ قریب ستر کے بعض علمائے نے تقویۃ الایمان وغیرہ کے رد میں شمار کیا ہے۔

سوال[۱۳]۔ قیاس ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف و باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے۔

جواب[۱۳]۔ فتاوے عالمگیری میں اس کو کفر لکھا ہے عبارت اس کی یہ ہے رجل قال قیاس ابوحنیفہ حق نیست یکفر کذافی التاتارخانیۃ۔ اور عبداللہ بن مبارک محدث نے حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شان میں قصیدہ لکھا ہے۔ منجملہ اُن کے یہ شعر یہ ہے۔ فلعنۃ ربنا اعداد رملٍ علی من رد قول ابی حنیفہ۔ درمختار صفحہ ۴۳ مطبوعہ دہلی۔

سوال[۱۴]۔ غیر مقلدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مصلائے اربعہ کی نسبت کیا لکھا ہے اور نیز قبۂ پاک آنحضرت علیہ الصلاۃ والسلام کے بارے میں کیا لکھا ہے۔

[1] دیکھو صفحہ ۲۶۹۔ تقویۃ الایمان و تذکیرالاخوان "کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کی بالکل کتاب اور احادیث سے ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے وہ کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے اگرا پنی جہل سے کوئی اس کتاب کی خوبی کو نہ سمجھے تو اس کا قصور فہم ہے۔ کتاب اور مؤلف کتاب کی کیا تقصیر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ بڑے عالم اہل حق اس کو پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کسی گمراہ نے اس کو برا کہا تو وہ خود ضال اضل ہے فقط واللہ تعالےٰ اعلم۔ کتبہ راجی رحمۃ اللہ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

جواب ۱۴ - بزرگان دین اور فقہائے کرام کو مشرک اور بدعتی لکھا ہے اور مصلائے اربعہ کو بدعت و شرک اور قبۂ انور کو علیٰ ہٰذا القیاس اور اس کا ثبوت ان کے پیشوا صدیق حسن خاں کی کتب سے بخوبی ملتا ہے

سوال ۱۵ - نواب صدیق حسن خان نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں۔

جواب ۱۵ - وہ صاف گمراہ و بدعتی تھے چنانچہ عبارت انتقاد الرجیح صـ ۶۲ میں یوں درج ہے کہ انھوں نے تراویح کو رواج دیا اور خود اسکو بدعت کہکر اچھا کہا حالانکہ بدعت کوئی اچھی نہیں ہے سب گمراہی ہے

سوال ۱۶ حنفیوں[1] کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں۔

جواب ۱۶ - جائز ہے بشرط اس کے کہ امام متعصب نہو اور فرائض اور شرائط میں مقتدی کے مذہب کی رعایت کرتا ہو اور یہ مسئلہ بحر الرائق اور شامی اور طحطاوی وغیرہ میں ہے۔

سوال ۱۷ - حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۱۷ - غیر مقلدین کے پیچھے جائز نہیں اس لیئے کہ قطع نظر انکی گمراہی کے ان کے مذہب میں بعض امور ایسے ہیں کہ جن کے ارتکاب سے حنفیہ کی نماز جائز و درست نہیں ہوتی چنانکہ خون مردار شراب کو ناپاک نہیں جانتے انکی کتاب روضۃ الندیہ صـ ۱۲ میں ہے۔ ونیز پانی کسی نجاست سے ان کے نزدیک ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی کم ہو جبتک رنگ و بو و مزہ متغیر۔ نہو۔ اس کا ثبوت طریقۂ محمدیہ ترجمۂ درر البہیہ صـ ۷ و فتح المغیث صـ ۵ میں ہے اور نیز پگڑی کا مسح وضو میں کافی ہے فتح المغیث صـ ۶ اور یہ امور مذکورۂ بالا حنفیہ کے نزدیک مفسد نماز ہیں یعنی انکی موجودگی میں نماز نہ ہوگی پس ان کے پیچھے (چونکہ مرتکب ان امور کے ہیں) کیونکر حنفیہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال ۱۸ - کیا حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے اہلسنت والجماعت غیر مقلدین کے پیچھے

[1] تنبیہ - سنی حنفی یہ دو لفظ ایسے دائر و سائر ہیں جن سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو مگر اکثر لوگ اس کے معنی کی تہ تک پہنچنے سے قاصر ہیں اکثر لوگ ان دونوں کا مفہوم ایک خیال کرتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں سنی وہ ہے جو اعتقاداً مذہب اہلسنت وجماعت رکھتا ہو فرعاً کیسا ہی ہو حنفی ہو یا شافعی یا مالکی یا حنبلی اور حنفی وہ ہے جو فروع میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کا مقلد ہو اعتقاداً کچھ ہی مذہب رکھتا ہو معتزلی ہو یا سنی یا کوئی اور مذہب کا اسی بنا پر غیر مقلدین نہ سنی ہیں نہ حنفی ہیں دیوبندی سنی نہیں یعنی یہ لوگ اعتقاداً تابع محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ہیں عملاً مقلد امام ابو حنیفہ اور غیر مقلدین عملاً و اعتقاداً ہر طرح وہابی ہیں ۱۲ -

نماز پڑھتے ہیں۔

جواب ۱۱۔ ہرگز نہیں واصلا نہیں پڑھتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ اپنے آپ کو اور اپنے مذہب کو پوری طرح ظاہر نہیں کر سکتے کبھی وہاں اپنے آپکو شافعی کہتے ہیں اور کبھی کچھ اور۔

سوال ۱۲۔ مولوی نذیر حسین پیشوائے غیر مقلدین جب مکہ معظمہ گئے تھے تو حاکم مکہ نے اُن کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔

جواب ۱۲۔ حاکم مکہ نے مولوی نذیر حسین کو پکڑا اور قید کیا تھا۔ انھوں نے توبہ کر کے اپنے آپکو حنفی بنا کر رہائی پائی تھی۔

سوال ۱۳۔ اُس وقت آپ مکہ معظمہ میں موجود تھے یا نہیں۔

جواب ۱۳۔ یہ فقیر اُس وقت مکہ معظمہ میں موجود تھا اور حرم شریف میں اپنے شغل میں مشغول تھا کہ یکایک دیکھا کہ مولوی نذیر حسین کو اہل مکہ پکڑے لیے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ انکو کس جرم میں پکڑا ہے۔ کہا کہ یہ وہابی بدمذہب غیر مقلد ہے۔ اور مقلدوں کو بُرا کہتا ہے۔ اور مشرک جانتا ہے۔ بعد اُس کے فقیر مدینہ منورہ کو چلا گیا جب مدینہ منورہ پہنچا دو چار روز کے بعد دیکھا کہ پیشوا غیر مقلدوں کا یعنی نذیر حسین بھی وہاں موجود ہے میں نے پوچھا کہ میں انکو گرفتار اور قید میں چھوڑ کر آیا تھا یہاں کیونکر آگیا لوگوں نے جو اُن کے ہمراہ قافلہ میں تھے بیان کیا کہ انھوں نے توبہ نامہ لکھدیا اور وہ توبہ نامہ مکہ معظمہ میں طبع ہو کر شائع بھی ہو گیا۔ بعد اس کے جس قافلہ میں یکن مکہ معظمہ کی طرف واپس آیا یہ بھی اُس قافلہ میں تھے۔ جہاں سے حجاج لوگ احرام باندھتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو میقات مدینہ مقرر کیا ہے۔ انھوں نے احرام نہیں باندھا میں متعجب تھا کہ انھوں نے باوجود دعوی اہلحدیث ہونیکا کے ذوالحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ کا ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مع اپنے جمیع اصحاب کبار کے احرام باندھا تھا انھوں نے کیوں نہیں احرام باندھا۔ آخر الامر انھوں نے رابغ میں احرام باندھا جب میں وادی فاطمہ میں پہنچا جو آخر منزل مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب ہے کیا دیکھتا ہوں کہ چند اونٹ واپس بجانب مدینہ منورہ جا رہے

ہیں حیرت ہوئی کہ یہ اونٹ کیسے واپس جارہے ہیں. اگر شغدف وغیرہ سے خالی ہوتے تو
گنجائش تھی کہ بدوؤں کے اونٹ ہوں جو اس قافلہ سے علٰحدہ اپنے وطن کو جاتی ہوں چونکہ ان
اونٹوں پر پورا سامان سفر اور سواری کا موجود تھا کہ خلاف عادت بدوؤں کے کہ وہ اپنے اونٹوں
پر بدوں کرایہ وغیرہ کے شغدف وغیر رکھکر نہیں چلتے ہیں. بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ نذیر حسین
اب مکہ سے موںھ پھیر کر جدہ کو جارہے ہیں. خدا جانے کہاں احرام کھولا بمبئی میں یا دہلی میں یا دیدئی ٹھو
میں. اسکی وجہ جو دریافت کی تو معلوم ہو کہ اُن کے حواریوں نے مکہ سے آکر خبر دی کہ آپکی گرفتاری
کے سامان پھر تیار ہیں. خدا جانے یہ خبر سچی تھی یا جھوٹی مگر انھوں نے اسکو سچا سمجھکر مکہ کیطرف
موںھ نہیں کیا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اُنھوں نے نماز میں بھی موںھ نکیا. ہاں ادائے احرام کے
لیئے اور اُس کے فراغ کیلیے کہ مکہ مکرمہ میں ہی نہ دیگر جگہ اگرچہ وہ جگہ کیسی ہی مکرم معظم ہو نہیں
گئے اگر خفیہ رات کو چھپکر گئے ہوں تو اُس کا خدا کو علم ہے البتہ نہ مَیں نے اُن کو دیکھا نہ اور
نے اُن کا آنا بیاں کیا.

سوال ۲۳ غیر مقلدین کے بارے میں فتاوے الحرمین آپ کے پاس ہیں.

جواب ۲۳ میرے پاس ہیں.

سوال ۲۴،۲۵ آپ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ مہریں وہیں کے علماء کی ہیں. اور کیونکر اُس کی تصدیق کرتے ہیں

جواب ۲۴،۲۵ جس وقت یہ فتاوے وہاں لکھے گئے اُس وقت میں موجود نہ تھا. بعد اُسکے جب پھر مکہ
مکرمہ پہنچا لوگوں سے معلوم ہوا کہ یہاں وہابیوں وغیرہ کے بارہ میں فتاوی لکھے گئے ہیں اور مہریں
کی گئیں ہیں تو ظن غالب فقیر کا یہی ہے کہ یہ فتاوے بیشک علماء حرمین کے ہیں اور مہریں انہیں کی ہیں
افترا نہیں ہے اور کیونکر افترا ہو سکتا ہے کہ مکہ معظمہ کے آنے جانے والے حجاج بکثرت موجود ہیں اور
یہ بھی اس کی تصدیق کیلیے کافی ہے کہ فقیر حرمین شریفین میں مکرر سہ کرر حاضر ہوا اور کبھی سال
بھر اور کبھی ڈیڑھ سال یا کم و بیش وہاں رہا وہاں کے علماء کے مذہب سے خوب واقف ہوا کہ وہ
لوگ صاف کھُلم کھُلا وہابیوں غیر مقلدوں کو بُرا کہتے ہیں. چنانکہ شیخ سید احمد دحلان نے

ان کے پیشوا محمد بن عبد الوہاب نجدی کہ باشندہ درعیہ اس شہر کا تھا کہ جہاں مسیلمہ کذاب نے نشوونما پاکر دعوے نبوت کا کیا۔ اُن کے احوال میں پوری کتاب خلاصۃ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام خوب بسط سے لکھی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ جب محمد بن عبد الوہاب کا ظہور ہوا تھا۔ علما مکہ و یمن وغیرہ نے رسائل اس کے رد میں لکھے تھے بلکہ اُس کا بھائی سلیمان بن عبد الوہاب اور اُس کے والد عبد الوہاب بھی اس کے مخالف تھے شاید کہ یہ لوگ جو اپنے آپکو محمدی کہتے ہیں اُسی محمد کی طرف منسوب کرتے ہیں اس لیے کہ وہ اُن کے نزدیک بڑا ہی موحد اور محدث تھا وہ اُن کے مذہب کا بانی تھا پس اسی کی طرف نسبت مناسب ہے نہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلئے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتبعوا السواد الاعظم ومن شذ شذ فی النار بموجب قول مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے تو یہ لوگ ناری ہوتے ہیں۔ پس کیونکر اپنے کو اُن کی جانب منسوب کرینگے واللہ اعلم۔

سوال[۲۶]- غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے کہ نہیں۔

جواب[۲۶]- غیر مقلدین کی بدعت البتہ لزوم کفر تک پہنچی ہے اس لئے کہ یہ لوگ مطلق تقلید کو شرک کہتے ہیں کہ جس کا ثبوت نص قرآنی سے ثابت ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور دوسری آیت فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین و لینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون اور حدیث شریف ابوداود وغیرہ میں موجود ہے کہ ایک شخص نے حالت جنابت میں اپنے رفقا سے پوچھا کہ مجھکو جنابت ہے اور موسم سردی کا ہے اور سردی غالب ہے اگر غسل کرتا ہوں خوف مرض یا ہلاکت ہے رفقا نے بھی کہا کہ تمکو نہانا ہوگا تیمم جائز نہیں ہے پانی موجود ہے لم تجد واالماء صادق نہیں آتا۔ پس اُس نے بموجب اُنکے بیان کے غسل کیا شدت سردی کے باعث مرگیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ قتلوہ قاتلہم اللہ کیوں نہ اسکو دریافت کرلیا انما شفاء العی السوال یہ حدیث کا ترجمہ نہیں خلاصہ حدیث اخیر کی عبارت انما شفاء العی السوال بجنسہ ہے اور انکے دیگر کفریات کا حوالہ نمبر ۱۲ میں گزر چکا ہے

سوال[۲۷]- ایسے مبتدع کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

جواب ۲۷- ایسے مبتدع کے پیچھے نماز ہرگز جائز نہیں فتح القدیر جلد اول صفحہ ۲۴۷ میں ہی روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف ان الصلاۃ خلف اہل الاہواء لاتجوز شرح فقہ اکبر۔

سوال ۲۸- مسلمانونکو گالی دینا فسق ہی کہ نہیں اور مسلمانونکو برا کہنے والا فاسق ہے کہ نہیں۔

جواب ۲۸- مسلمانونکو گالی دینا فسق ہی بخاری وغیرہ کتب صحاح حدیث میں موجود ہی سباب المسلم فسوق جب گالی دینا مسلمان کا فسق ہی۔ تو گالی دینے والا فاسق ضرور ہوگا

سوال ۲۹- بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ وممنوع ہی یا کیا۔ اور اسکی کیا سندین ہیں۔

جواب ۲۹- مکروہ وممنوع ہی رد المحتار عرف شامی صفحہ ۳۹۳ مطبوعہ مطبع میمنیہ مصر میں ہی فہو کالمبتدع تکرہ امامتہ بکل حال اور نیز اسی صفحہ میں ہی بل مشی فی شرح المنیۃ علی ان کراہۃ تقدیمہ کراہۃ تحریم لما ذکرنا قال قال لذا لم تجز الصلاۃ خلفہ اصلا عند مالک وروایۃ عن احمد فلذا حاول الشارح فی عبارۃ المصنف وحمل الاستثناء علی غیر الفاسق اور نیز تنویر الابصار اور اس کی شرح در مختار مطبوعہ دہلی صفحہ ۳۷ جلد اول بیان مکروہات میں لکھا ہی ومبتدع اے صاحب بدعۃ وہی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندۃ بل بنوع شبہۃ وکل من کان من قبلتنا لا یکفر بہا وان کفر بہا فلا یصح الاقتداء بہ اصلا انتہی اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا ومفاد ہذا کراہۃ التحریم فی تقدیمہ الخ ابو السعود

سوال ۳۰- لا مذہبی فسق ہی یا نہیں۔

جواب ۳۰- بیشک فسق ہی بلکہ بدتر از فسق ہے۔

سوال ۳۱- امام بنا دینا تعظیم ہی کہ نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہی یا کیا۔

جواب ۳۱- امام بنا دینا بیشک دینی تعظیم ہی اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہی چنانکہ ثبوت اسکا بحوالہ شامی وطحطاوی اوپر گذرا۔

جواب سوال ۲۹ میں گیا اس کی مختصر عبارت یہ ہی فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعا الخ اور مشکوۃ شریف میں ہی من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام اور دیلمی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی ان اللہ لا یقبل لصاحب بدعۃ صوما ولا صلاۃ ولا زکوۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج

من الاسلام کما یخرج السہم من الرمیۃ او کما یخرج الشعر من العجین فتاوی مدینۂ منورہ صفحہ ۲۸۔

سوال ۳۲ ۔ کوئی حدیث صحیح پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع و فاسق کی امامت مکروہ و نادرست ہے

جواب ۳۲ ۔ ہاں ابن ماجہ صفحہ ۷۷ مطبوعہ فاروقی دہلی میں یہ حدیث ہے عن جابر بن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایہا الناس الی قولہ ولا یؤم فاجر مؤمنا الا ان یقہرہ بسلطان یخاف سیفہ و سوطہ

سوال ۳۳ جس طرح نماز حنفی شافعی کے پیچھے جائز ہے اسی طرح غیر مقلدوں کے پیچھے کیوں نہیں جائز ہے کہ وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کی کر لیویں۔

جواب ۳۳ ۔ یہ غیر مقلدین کا قیاس شافعی وغیرہ پر درست نہیں ہے اس لیے کہ ہم ان کے پیچھے نماز کی صحت کو مقید کرتے ہیں ساتھ غیر متعصب ہونے امام کے اور رعایت کرنے انکے شرائط و ارکان نماز مقتدی کی چنانکہ اس کا حوالہ جواب سوال نمبر ۱۸ میں گزر چکا و نیز عالمگیری میں ہے لا باس بہ اذا لم یکن متعصبا۔ و نیز شامی صفحہ ۳۸۳ جلد اول مطبوعہ دہلی میں ہے۔ واما الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منہ ما یفسد الصلاۃ علی اعتقاد المقتدی علیہ الاجماع انما اختلف فی الکراہۃ انتہی ۔ اور ظاہر ہے کہ غیر مقلد حنفیوں کے ساتھ سخت تعصب رکھتے ہیں بلکہ مشرک کہتے ہیں اور نیز غیر مقلدین اصول میں مخالف ہیں) کیونکر ہو سکتا ہے۔

سوال ۳۴ ۔ مسجد جو اہلسنت بنائیں وہ خاص اپنے فرقہ کیلئے بناتے ہیں یا کہ عام کلمہ گو یوں کے واسطے۔

جواب ۳۴ ۔ خاص اہلسنت کیلئے ہے اس لئے کہ ان کے مذہبی مسائل میں یہ بھی ہے کہ مبتدعوں اور اہل اہوا کے ساتھ میل جول رکھنا منع اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت ہے پس کیونکر اہلسنت کی مسجد بدعتیوں کیلئے ہو گی اور کیونکر انکو اپنی مسجد میں آنیکی اجازت دینگی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم و ایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم فتاوی حرمین بحوالہ صحیح مسلم صفحہ ۹ ولابی داود عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان مرضوا فلا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم زاد ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان لقیتموہم فلا تسلموا علیہم وعند العقیلی عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم زاد ابن حبان عنہ لا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم و للدیلمی

عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی بری منھم وھم براء منی جہادہم کجہاد الترک والدیلم وعن الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن آبائہم الکرام حدثنی ابی محمد عن ابیہ علی عن ابیہ الحسین عن ابیہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لابی امامۃ الباہلی لاتجالس قدریا ولا مرجیا ولا خارجیا انہم یکفئون الدین کما یکفؤ الاناء ویغلون کما غلت الیہود والنصاری الحدیث وعن ابی قلابۃ وعن الحسن البصری ومحمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہم قالوا لاتجالسوا اہل الاہواء اور اس کے نظائر اور سندیں فتاوے حرمین میں بکثرت موجود ہیں بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھوا یا گیا ہے۔

سوال۳۷۔ بتدعین کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کی کیا دلائل از روئے شرع ہیں

جواب۳۷۔ اس کے بہت سے دلائل ہیں منجملہ اُن کے آیہ کریمہ واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم ظالمین کے ساتھ بیٹھنے سے اور مجالست کرنے سے ممانعت کی گئی ہے اور تفسیر احمدی مطبوعہ حسنی صفحہ ۲۶۷ میں اسی آیت کے تحت میں لکھا ہے۔ ان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع۔ اور نیز فتاوے حرمین میں بہت سے احادیث و اقوال سے ثابت ہے کہ اہل بدع کے ساتھ نہ مجالست کرنی چاہیئے نہ کھانا نہ پینا نہ اُن کے ساتھ شادی ونکاح کرنا چاہیئے۔ اور نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور نہ اُن کو سلام کہنا چاہیئے۔ بلکہ اُن سے ترش روئی سے پیش آنا چاہیئے۔ اور اس کا حوالہ جواب سوال ۳۶ میں لکھا گیا ہے۔

سوال۳۸۔ کوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے کہ جس سے بتدعین کے جنازہ کی نماز پڑھنی اور اُن کے ساتھ نماز پڑھنی ممتنع ہو۔

جواب۳۸۔ بیشک بہت سی روائتیں ہیں جن کو میں بحوالہ فتاوے حرمین شریفین جواب سوال ۳۶ میں لکھوا چکا ہوں۔

سوال ۲۹ - کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے۔ اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔

جواب ۲۹ - مسلمان وہی ہیں جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہیں۔ اور اُمت کے دو معنے ہیں ایک امت دعوت جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا بایں معنی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب امت ہیں۔ اور دوسری امت اجابت جنھوں نے حضرت کے فرمان واجب الاذعان کو بسر وچشم قبول کیا اور حق کو پورا پورا مانا اور تسلیم کیا۔ اور جب اُمت مطلق بولتے ہیں یہی اُمت اجابت مراد ہوتی ہے اسی معنے پر جو مسلمان ہے اس کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے کا حق ہے مگر مبتدع اور اہل اہوا اس معنی میں داخل نہیں ہیں ہمارے علمائے نے تصریح کی ہے کہ وہ اُمت دعوت ہیں نہ اُمت اجابت علامہ تفتازانی او صدر الشریعہ نے تلویح اور توضیح صفحہ ۳۵۳ مطبوعہ نولکشور میں لکھا ہے ونیز حدیث شریف ستفترق امتی علی ثلثۃ وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ وھو ما انا علیہ واصحابی اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم اس کے طرف اشارہ فرمارہی ہے کہ سب فرق باطلہ کو (سوائے اہلسنت والجماعت کے) ناری قرار دیا ہے۔

سوال - کیا سب مسلمان جو اُمت اجابت ہوں یعنی اہلسنت ہوں اُن کا سب کا حق مسجد میں برابر ہوتا ہے۔

جواب - سب کا حق برابر نہیں بلکہ جو مسجد جس قبیلہ اور محلہ میں بنائی جائے گی۔ اہل محلہ اور قبیلہ کا اس میں حق مقدم ہے درمختار صفحہ مطبوعہ ہاشمی میرٹھ میں ہے۔ لاھل المحلۃ منع من لیس منھم عن الصلاۃ فیہ۔

سوال - کسی وجہ اور مصلحت سے مسلمانوں کو جن کا حق مسجد میں تھا نکالدینا جائز ہے یا نہیں اور روکنے والا بموجب آیت شریف (ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ الآیہ) کے ظالم ہے یا نہیں۔

جواب - روکنے کا حق ثابت ہے اور نکالدینا بھی جائز ہے۔ منجملہ اُن کے کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کو نکالنے کا اور نہ قریب آنیکا حکم ہے۔ اور نیز حدیث شریف میں ہے من وجد سوء فلم

یفضح فلا یقربن مصلانا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص باوجود وسعت کے قربانی نہ کرے تو ہمارے مصلے
اور جانماز کے قریب نہ آوے اور درمختار وغیرہ میں ہے کہ داخل ہونا کھانے والے کچا لہسن و
پیاز کو منع ہے اور اس سے اُن کو روکنا چاہیے عبارت درمختار کی یہ ہے ویکرہ الاعطاء مطلقا
الی ان قال واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ اور اُس کے حاشیہ ردالمختار عرف شامی
میں ہے قولہ واکل نحو ثوم ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریہۃ للحدیث الصحیح فی النہی عن قربان
آکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النہی اذی الملائکۃ
واذی المسلمین ولا یختص بمسجدہ علیہ الصلاۃ والسلام بل الکل سواء لروایۃ مساجدنا بالجمع خلافا لمن شذ
ویلحق بالنص علیہ فی الحدیث کل ما لہ رائحۃ ماکولا وغیرہ وانما خص الثوم ہہنا بالذکر وفی غیرہ ایضا
بالبصل والکراث لکثرۃ اکلہم لہا وکذلک الحق بعضہم بذلک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذلک
القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق وقال سحنون لا اری الجمعۃ علیہما واحتج
بالحدیث والحق بالحدیث کل من اذی الناس بلسانہ وبہ افتی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما
وہو اصل فی نفی کل من یتاذی بہ الخ صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ دہلی جلد اول۔ پس اس آیت سے
انھیں لوگوں کا نکالنا مراد ہے کہ جن کے اخراج کے لیے شارع نے اجازت نہ دی
اُن کا روکنے والا بیشک ظالم ہے جن کو شارع نے روکا اور حکم اُس کے اخراج کا دیا اُس کا
نکالنے والا کیونکر ظالم ہوگا:۔

سوال ۴۲۔ غیر مقلدین اگر سنیوں کی جماعت میں اگر شریک ہوں تو سنیوں کا کوئی بھی حرج ہے
جواب ۴۲۔ بیشک حرج ہے اس لئے کہ سُنیوں کے مسائل میں یہ ثابت ہے کہ اُن کے ساتھ
نماز کی ممانعت ہے چنانکہ اُس کا حوالہ جواب سوال نمبر ۳۶ میں بکثرت روایات لکھوایا گیا
پس امر ممنوع کے ارتکاب میں کیونکر سنیوں کا حرج نہ ہوگا اور نیز سنیوں کو یہ لوگ مشرک
کہتے ہیں اور اُن کے ائمہ کو برا بھلا کہتے ہیں تو اُن کا نماز میں پاس ہونا باعث غیظ ہوگا
اور ذکر الٰہی میں جو مقصود اصلی نماز کا ہے خلل اور نقصان ہوگا اور نیز جب غیر مقلدین اپنے

طریقے کے موافق وضو کریں گے کہ منجملہ اُن کے ایک لوٹے پانی سے وضو کرنا جس میں پیشاب پڑا ہو اور حد تغیر تک نہ پہونچا ہو یا نماز میں خون نکلنے سے وضو نہ گیا ہو علی ہذا القیاس اور مسائل کہ جن کا جواب اوپر کے سوالوں میں گذر چکا ہے ان کی نماز نہیں ہوگی پس جب انکی نماز نہ ہوگی تو ان کا داخل ہونا صف نماز میں مصداق اسس حدیث کا ہوگا۔ من قطع صفا قطعہ اللہ۔ پس کیونکر ان کی شرکت سے اہلسنت کا حرج و نقصان نہو گا بیشک ہوگا۔

سوال ۲۳ ۔ کیا حنفیوں کو استحقاق ہے کہ اپنے مذہب کے رو سے غیر مقلدین کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں۔

جواب ۲۳ ۔ بیشک استحقاق ہی بچند وجوہ۔ اول ان کے آنے سے فتنہ و فساد ہوتا ہی جس کا انسداد شرعاً عقلاً عرفاً قانوناً ہر طرح ضروری و واجب ہے اور خداوندتعالےٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے واللہ لا یحب الفساد ۔۔۔۔۔۔ اور والفتنۃ اشد من القتل دوسری جگہ ارشاد ہی دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے آنے سے نمازیونکو (جو اہلسنت والجماعت سی ہیں) نفرت ہوتی ہے اور جو چیز موجب نفرت کی ہے اُس کا مسجد سے روکا جانا اور دور کرنا ثابت ہے چنانکہ جذامی اور صاحب برص کو مسجد سے روکا جاتا ہے چنانکہ جواب سوال ۱۷ میں اُس کا ثبوت دیا گیا باوجودیکہ اُس کا اپنا قصور اختیاری نہیں ہے بلکہ یہ امراض آسمانی ہیں۔ پس بدمذہب اور غیر مقلد کو کہ جن کا قصور اختیاری ہے جو موجب نفرت ایذای اہل اسلام ہے بدرجہ اولے روکا جائے گا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اُن کے فتنہ کے خوف سے اگر نمازی اپنی مسجد کو چھوڑ بیٹھے اور اپنے گھروں میں نماز پڑھے تو مسجد ویران ہوگی۔ اور اگر نہ چھوڑیں اور فتنہ اُٹھے تو جیل خانہ آباد ہو ویں تو بھی مسجد ویران ہوگی۔ اور اگر غم و غصہ کھایا یا باوجود غیظ و غضب کے اور بخوف حکام وقت فتنہ سے باز رہے تو نماز میں قصور و خلل آیا غرضکہ ہر طرح ان کی شرکت میں نقصان ہی نقصان ہے۔

سوال ۲۴ ۔ کسی شخص کا دعوے استحقاق امامت بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوے

قابل اعتبار ہے یا باطل اور اولاد بانی کو حق امامت وموذنی وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو۔

جواب ۵۰۔ بانی مسجد اور اس کے بعد اُس کے اولاد کے ہوتے اوروں کو کچھ دعوی استحقاق امامت کا نہیں ہے عالمگیری جلد اول صفحہ ۴۷ اور قاضی خان جلد اول صفحہ ۳۳ میں ہے رجل بنی مسجدا او جعلہ للہ تعالے فہو احق الناس بمرمتہ وعمارتہ والاذان والاقامۃ والامامۃ ان کان اہلا لذلک فان لم یکن فالرائی فی ذلک الیہ حموی شرح اشباہ صفحہ ۱۸ البانی اولی بنصب الامام والموذن وولد البانی وعشیرتہ اولی من غیرہم۔ پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ امامت وغیرہ کا حق بانی کو ہے بر تقدیر اہل ہونے اُس کے اور بصورت نہ ہونے اہل کے نصب امام وغیرہ کا حق ہے اور اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبہ کو اختیار مقرر کرنے امام وغیرہ کو نہ دوسرے اشخاص اجنبیہ کو۔

سوال ۵۱۔ قولہ تعالی۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول سے اجماع وقیاس کا ثبوت ہے یا اس کا رد۔

جواب ۵۱۔ اس آیہ کریمہ سے امام فخر الدین رازی اور علامہ ابو سعود نے ادلہ اربعہ کا ذکر بجملہ اُن کے اجماع اور قیاس ہے ثبوت دیا ہے اور اس کو خوب بسط سے لکھا ہے یہاں تک کہ صفحہ ۳۵۵ سے صفحہ ۳۶۲ تک لکھا ہے تفسیر کبیر جلد سوم مطبوعہ استنبول۔ ملاحظہ فرمالیجئے۔

سوال ۵۲۔ اس آیت میں اولی الامر سے کیا مراد ہے۔ اور فان تنازعتم کے مخاطب کون لوگ ہیں

جواب ۵۲۔ اس آیت میں بموجب تقریر امام المتکلمین جناب فخر الدین رازی اولی الامر سے مراد علمائے مجتہدین وفضلائے مستنبطین ہیں اور مخاطب بھی وہی علمائے مجتہدین ہیں عبارت امام فخر الدین رازی کی بعد باطل کرنے احتمالات شتی کے یہ ہے ولما بطل ہذا وجب ان یکون ذلک المعصوم الذی ہو المراد بقولہ تعالی واولی الامر اہل الحل والعقد من الامۃ وذلک یوجب القطع بان اجماع الامۃ حجۃ۔ اور نیز اُسی تفسیر کی جلد تیسری صفحہ ۳۵۹ میں ہے المسئلۃ الرابعۃ اعلم ان قولہ تعالی فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول یدل عندنا علی ان القیاس حجۃ والذی یدل علی ذلک ان قولہ تعالی فان تنازعتم فی شئ اما ان یکون المراد فان اختلفتم فی شئ حکمہ

منصوص علیہ فی الکتاب او السنۃ او الاجماع او المراد فان اختلفتم فی شئی حکمہ غیر منصوص علیہ فی شئی من ہذا الثلثۃ والاول باطل لان علی ذلک التقدیر وجب علیہ طاعۃ فکان ذلک داخلا تحت قولہ تعالیٰ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وحینئذ یصیر قولہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول اعادۃ تعیین ما مضی وانہ غیر جائز واذا بطل ہذا القسم تعین الثانی وھو ان المراد فان تنازعتم فی شئی حکمہ غیر مذکور فی الکتاب والسنۃ والاجماع واذا کان کذلک لم یکن الامر ان قولہ تعالیٰ فردوہ الی اللہ والرسول طلب حکمہ من نصوص الکتاب والسنۃ فوجب ان یکون المراد رد حکمہ الی الاحکام المنصوصۃ فی الوقائع المشابہۃ وذلک ہو القیاس فثبت ان الاٰیۃ دالۃ علی الامر بالقیاس۔ اور تفسیر ابو سعود صفحہ ۳۶۲ جلد سوم علی ہامش تفسیر کبیر مطبوعہ استنبول میں ہی وقیل ہم علماء الشرع لقولہ تعالیٰ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم و یاباہ قولہ تعالیٰ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ اذ لیس للمقلد ان ینازع المجتہدین فی حکمہ الا ان یجعل الخطاب لاولی الامر بطریق الالتفات الخ

سوال ۵۳۔ اولی الامر کے اندر وہ مفسرین اور محدثین جو رتبۂ اجتہاد تک نہیں پہنچے ہیں وہ بھی داخل ہیں یا نہیں اُن کی بھی اطاعت اور تقلید واجب ہے کہ نہیں۔

جواب ۵۳۔ وہ اسمیں داخل نہیں۔ چنانکہ امام المتکلمین جناب فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر تحت آیۂ کریمہ مذکورہ کے لکھا ہو مذہبنا ان الاجماع لا ینعقد الا بقول العلماء الذین یمکنہم استنباط احکام اللہ من نصوص الکتاب والسنۃ وہؤلاء ہم المسمون باہل الحل والعقد فی کتب اصول الفقہ نقول الاٰیۃ دالۃ علیہ لانہ تعالیٰ اوجب طاعۃ اولی الامر والذین لہم الامر والنہی فی الشرع لیس الا ہذا الصنف من العلماء لان المتکلم الذی لا معرفۃ لہ بکیفیۃ استنباط الاحکام من النصوص لا اعتبار بامرہ ونہیہ وکذلک المفسر والمحدث الذی لا قدرۃ لہ علی استنباط الاحکام من القرآن والحدیث فدل علی ما ذکرنا ولما دلت الاٰیۃ علی ان اجماع اولی الامر حجۃ علمنا دلالۃ الاٰیۃ علی انہ ینعقد الاجماع بمجرد قول ہذا الطائفۃ من العلماء واما دلالۃ الاٰیۃ علی ان العامی غیر داخل فیہ فظاہر لانہ من الظاہر انہم لیسوا من اولی الامر۔

سوال ۵۳ - پھر ایسے حضرات کس حکم میں ہیں۔
جواب ۵۳ - حکم عامی میں ایسے حضرات ہیں چنانچہ اس کا ثبوت تفسیر کبیر سے جواب سوال نمبر ۵۲ میں گزر چکا
سوال ۵۴ - غیر مقلدین سے نزاع صرف آمین بالجہر - و رفع یدین پر رہ گیا۔
جواب ۵۴ - غیر مقلدین سے نزاع صرف آمین بالجہر و رفع یدین میں نہیں ہے بلکہ اصل نزاع اور منشاء اختلاف یہ امر ہے کہ ان کے اکابر مقلدین کو مشرک کہتے ہیں اور تقلید کو شرک بتلاتے ہیں چنانکہ یہ امر تقویۃ الایمان میں جو غیر مقلدین کے مقتدا اسمٰعیل دہلوی کی تصنیف ہے تصریح موجود ہے اور نیز تنویر العینین جو وہ بھی انہی کی تصنیف ہے یہی موجود ہے اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ والکتاب ویؤول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم لایخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جواہم وکیف اخاف ما اشرکتم ولاتخافون انکم اشرکتم باللہ اور نیز اسی تنویر العینین میں ہے لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک اور تقویۃ الایمان صفحہ ۲ میں ہے جو کوئی شخص کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابلہ قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے اور نیز وجہ مخالفت اہلسنت والجماعت کی غیر مقلدین سے یہ بھی ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی شخص روزی کی کشایش کرے یا تنگی کرے اور بیمار کرے اور تندرست کردے اور حاجتیں بر لائے بلائیں ٹالے مشکل میں دستگیری کرے سوائے اللہ کے گو باذن الٰہی ہو ایسا اعتقاد کرنے والا مشرک ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۲ میں یہ عبارت موجود ہے روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کردینا اقبال و ادبار دینا حاجتیں بر لانی مشکل میں دستگیری کرنی بلائیں ٹالنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت

اُس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہی یا
یا یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہی اور نیز تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ میں ہی
جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اُس پر شرک ثابت ہے یا یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں
یا یوں سمجھے کہ اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہی اور وجہ مخالفت کی یہ بھی ہی کہ انھوں نے انبیاء کرام کی
شان میں ایسے کلمات کہے ہیں کہ جو شخص ادنیٰ اسلام رکھتا ہو گا ان کلمات سے تھرا جائیگا۔
تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹ میں ہی اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان
نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہی کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کے ساتھ کیجیے
اور نیز صفحہ ۹ میں ہی ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُس نے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں
پر اُس کو پکاریں اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ
اُسی سے رکھتا ہی دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوڑے چمار کا کیا ذکر ہی اور صراط
مستقیم میں ہی جو ان کے بڑے پیشوا کی تصنیف ہی جن کا نام اسمٰعیل دہلوی ہے۔ بمقتضائے[1]
ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ
و امثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت
گاؤ خر خود ست کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ
نہ آں قدر چسپیدگی می بود نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ مقصود
می شود بشرک می کشد اسی طرح انکی کفریات اور کلمات ناشایستہ کثرت سے ہیں چنانکہ انکی کتب
میں موجود ہی باعث نزاع ایسے امور ہیں نہ صرف آمین بالجہر و رفع یدین کہ مسائل فروعیہ
میں سے ہیں نہ اصول اور عقائد میں سے۔

سوال ۵۶ و ۵۷ شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں۔ اور ہر شیعہ کے پیچھے جائز ہی کہ تفریق بھی ہے
اور جائز بلا کراہت ہے۔

[1] غور کرو محمد رسول خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور
اُس کے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے

یا بکراہت تحریمی۔

جواب ۵۶ ۔ جو شیعہ کہ صرف تفضیلیہ ہیں۔ کہ کسی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا نہیں کہتے ہیں۔ بلکہ اچھا جانتے ہیں۔ بلکہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو شیخین رضی اللہ عنہما سے افضل جانتے ہیں اُنکے پیچھے نماز جائز ہے مگر سخت کراہت کے ساتھ مولنا بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ارکان اربعہ میں لکھا ہے اور جو شیعہ تبرائی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کو خصوصاً شیخین رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتے ہیں اور سب کرتے ہیں اُن کے پیچھے بحکم فقہائے کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نماز ناجائز و باطل ہے چنانچہ یہ مسئلہ خلاصہ و عالمگیری وغیرہ کتب فقہ میں موجود ہے۔ اور جو شیعہ کہ ضروریات دین کے منکر ہیں جو قطعاً قرآن و حدیث سے ثابت ہیں وہ تو قطعاً اجماعاً کافر ہیں اُن کے پیچھے نماز بالاجماع باطل ہے اس لئے کہ شرط صحتِ صلوٰۃ کی ایمان ہے اور ایمان بباعث انکار ضروریات دین کے جاتا رہتا ہے

(سوالات حرج مع جوابات)

سوال ۔ مسلمانوں کے یہاں دینی کتابوں میں قرآن مجید سب سے اول درجہ کی کتاب ہے یا نہیں

جواب ۔ بیشک کتاب اول درجہ کی ہے مگر اُس کا سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں ہے خداوند تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں فرمایا ہے ویعلمھم الکتاب والحکمۃ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو (باوجود اہل لسان و محاورہ دان اور زبان عربی سے جسمیں قرآن شریف نازل ہوا ہے خوب واقف تھے اور اُس کی فصاحت و بلاغت کو جس پر مدار اعجاز قرآنی ہے۔ خوب جانتے تھے حتی کہ بعض اہل عرب نے یہ سورۂ کریمہ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ہو الابتر۔ سنکر اور لکھا ہوا دیکھکر اُس کے تحت میں لکھدیا باوجودیکہ وہ بڑا نقاد شعر و سخن کا تھا کہ دیگر شعرا کو اصلاح دیتا تھا بعض اشخاص نے اس سورۂ کریمہ کو بغرض امتحان بیت اللہ سے معلق کردیا تھا لکھدیا تھا۔ واللہ ماھذا اقول البشر) تعلیم کتاب یعنی قرآن شریف اور علوم دینیہ کی فرماتے تھے بھلا جب صحابۂ کرام تعلیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج تھے۔ تو ہم و شما کی

کیا مجال کہ پوری سمجھ کا دعوی کریں۔

سوال۹۔ مسلمانوں کے یہاں قرآن مجید کے علاوہ دینی کتابیں سب سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی ہو کہ نہیں

جواب۹۔ البتہ کتب احادیث بعد قرآن شریف کے دینی کتابوں میں اول درجہ کی ہیں مگر ان کے صحیح وسقیم اور ناسخ ومنسوخ اور مطلق ومقید کا امتیاز کرنا کام اہل اجتہاد یا ماہر فن حدیث کا ہو کہ اس زمانہ میں ایسا ماہر فن عنقا صفت ہو مثلاً حدیث صحیح وحسن باوجودان کے کہ اقسام مقبول مین سے ہیں اُس کا امتیاز کرنا بجز پورے ماہر فن کے ہو نہیں سکتا اگرچہ الفاظ اُس کے بعض غیر مقلدین جو اپنے آپکو اہلحدیث کہتے ہیں مثلاً اُس میں فرق تام الضبط اور خفیف الضبط کا ہے۔ اور تام الضبط کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی اور نہ خفیف الضبط کی کوئی حد مقرر کی گئی ہو باوجودیکہ جن کا محدث ہونا مسلم اور مجمع علیہ ہو اُن کی شان میں بعض جگہ نقاد حدیث فرمادیتے ہیں کہ فلانے کو یہاں وہم ہوگیا۔ تو معلوم ہوا کہ ضبط کے معنے یہ تو ہی نہیں کہ اُن کو سہو ونسیان طاری نہو بلکہ کوئی حد خاص ہے کہ جس کو بجز اہلحدیث کے جو اس فن میں کامل ہیں وہی واقف ہیں دوسروں کو بجز تقلید کے چارہ نہیں ۔ مثلاً صاحب ترمذی کہیں فرمادیتے ہیں کہ حدیث صحیح ہو اور کہیں یہ کہ یہ حسن ہو اور کہیں فرمادیتے ہیں کہ حسن صحیح ہو وہی اُن کا حکم اُن غیر مقلدوں کے لئے بھی وحی آسمانی ہوجاتا ہو باوجودیکہ نہ خدا نے کہا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قرآن سے نہ حدیث سے۔ اوروں کو کہتے ہیں کہ تم خدا ورسول نے نہیں کہا جس تقلید کو شرک کہتے تھے اُس میں خود مبتلا ہیں۔

سوال۱۰۔ مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں درجہ کی ترتیب ہے یعنی یہ کہ حدیث کی کتابوں میں کون اول درجہ کی کتاب ہو اور کون دوم درجہ کی وعلی ہذا القیاس ہو یا نہیں۔

جواب۱۰۔ البتہ مقلدین کے لئے ہے غیر مقلدین کے لئے ہرگز نہیں ہونی چاہئے اسلئے کہ خدا ورسول نے کہیں نہ فرمایا مثلاً کہ صحیح بخاری مقدم اور صحیح بخاری صحیح ہو اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ امام بخاری کا قول واجب القبول ہے البتہ مقلدوں کے لئے چونکہ اُن کو حسن ظن پیشوایان دین رحمہم اللہ اجمعین کے ساتھ ہو جو ترتیب اُنھوں نے بطور اجماع کے رکھی ہو اُس کو مسلم رکھتے ہیں۔

سوال۱۱۔ آپ نے جو اپنا مذہب بیان فرمایا ہو اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے۔

جواب ۱۳ اصل مذہب میرا جو مذہب اہلسنت والجماعت ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ثابت ہے البتہ اُس کی نسبت کرنی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ بوجہ کو ہے میں حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خدا و رسول نہیں سمجھتا ہوں محض عالم کامل واقف احادیث رسول و کلام شریف و دیگر مسائل دینیہ کا جانتا ہوں اور اُنکو اعلیٰ درجہ کا متقی اور صاحب ورع سمجھتا ہوں بلکہ بموجب حدیث شریف مروی کتب صحاح کے جسکو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی پشت مبارک پے ہاتھ رکھکر فرمایا تھا والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من ہؤلاء اُن کو مصداق اس حدیث کے بموجب تصریح بعض علمائے اعلام مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ کے جانتا ہوں پس جبکہ میں حضرت امام صاحب کو واقف احکام الٰہی کا جانکر تقلید کرتا ہوں پس میرے مذہب کی ہدایت اُسی زمانہ سے ہے جس زمانہ سے خداوند کریم نے شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری کیا۔

سوال ۱۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں یہ مذہب تھا یا نہیں۔

جواب ۱۴ بموجب میری تقریر بالا مندرجہ جواب سوال ۱۳ کے معلوم ہوگیا کہ میرا مذہب وہی ہے جس کو خدا اور رسول نے جاری کیا پس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی مذہب تھا گو بعض صحابہ کو مسائل فرعیہ میں اختلاف اصل مذہب کو مختلف نہیں کر سکتا۔

سوال ۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہ مذہب تھا یا نہیں

جواب ۱۵ اس کا جواب بھی جواب سوال بالا مذکور ۱۳و۱۴ سے واضح ہوگیا اس لئے کہ نسبت میرے مذہب کی طرف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نہ اس وجہ سے کہ وہ بانی شرع ہیں اور موجد دین ہیں۔ بلکہ وہ مبلغ احکام الٰہی اور ہم عوام کے سمجھانیوالے تھے بعض احکام کو نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے سمجھایا اور بعض کو اجماع سلف صالحین سے نکالا جس کا ثبوت قرآن سے پوری طرح سے ثابت ہے کچھ بیان اُس کا بحوالہ تفسیر کبیر اصل سوال کے جواب میں گزر چکا اور بعض مسائل کو قیاس سے اس کا ثبوت قرآن شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے استنباط کیا فاعتبروا یا اولی الابصار

پس جبکہ میرے مذہب کا ماخذ یہ ادلہ اربعہ ہوئے جن کا ثبوت خدا ورسول کے کلام پاک سے ثابت ہے پس میرا مذہب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور امام صاحب کا ہے۔

سوال۱۷۔ آپ تقلید کیوں کرتے ہیں یعنی کس مجبوری سے آپکو تقلید کرنی پڑی۔

جواب۱۷۔ باعث میری تقلید کا یہ ہے کہ خداوند کریم نے مجھکو رتبہ اجتہاد کا عنایت نہیں کیا اور نہ مجھکو جہل مرکب میں ڈالا ہے کہ باوجود اپنی لاعلمی کے اپنے آپکو ماہر کامل سمجھکر لوگونکو گمراہ کروں اور اپنے آپکو مجتہد بناؤں۔ اور چونکہ حدیث شریف کے صحیح وسقیم اور ناسخ ومنسوخ سے علی ہذا القیاس قرآن شریف کے نکات سے اُس کے مجملات کی تفصیل سے اور اطلاقات کی تقیید سے بجز تقلید علمائے کرام کے واقف نہیں ہوں پس جب مجھکو تقلید سے چارہ نہیں تو پھر بموجب قول مشہور کے خاک از تودۂ کلاں بردار۔ امام صاحب کی تقلید کو (کہ ائمہ اربعہ میں سے مقدم بلکہ اُن کو تابعی بھی ثابت کرتے ہیں کہ جو مصداق خیر القرون قرنی الحدیث کے ہیں) ترجیح دیتا ہوں

سوال۔ چاروں امام یعنی امام ابوحنیفہ وامام شافعی امام مالک وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم جو چاروں مذہب کے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کے پیشوا سمجھے جاتے ہیں کب پیدا ہوئے اور کب انتقال فرمایا۔

جواب۱۸۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ میں راہی عالم بقا ہوئے۔

امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ھ ہجری میں ہوئے اور ۲۰۴ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔
امام مالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۹۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی
امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶۴ھ ہجری میں پیدا اور ۲۴۱ھ ہجری میں وصال فرمایا۔
کذا فی الشامی حاشیۂ درمختار۔

تمت بالخیر

ISLAMIC STUDIES LIBRARY

ISLAMIC

BP166.14
D4
K49
1917